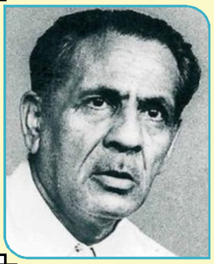

فراؔق گورکھپوری (رگھوپتی سہائے)

پیدائش: ۱۸۹٦ء

وفات: ۱۹۸۲ء

تصانیف: غزلستان، روحِ کائنات، مشعل، روپ، گلِ نغمہ

حاصلاتِ تعلّم: اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: کسی منظوم تحریر پر تنقیدی گفتگو کر سکیں۔

غزل

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اِس ترکِ محبّت کا بھروسا بھی نہیں

مہربانی کو محبّت نہیں کہتے، اے دوست!
آہ! اب مجھ سے تری رنجش بے جا بھی نہیں

ایک مدّت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں

بات یہ ہے کہ سکونِ دلِ وحشی کا مقام
کُنجِ زنداں بھی نہیں وُسعتِ صحرا بھی نہیں

آہ! یہ مجمعِ احباب، یہ بزمِ خاموش
آج محفل میں فراؔقِ سخن آرا بھی نہیں

(ماخوذ از: گلِ نغمہ)